فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۵ نبوت ۱۳۴۳ ہش ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۵ نومبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۴ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی شکایت رہی ۔ اِس وقت طبیعت ٹھیک ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

—• اگر خدا تعالےٰ کی راہ میں مالی جہاد کرنے والے ہمیشہ اپنے آقا و مولیٰ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو حرزِ جان بنائے رکھیں کہ "مومن کا وعدہ ایسا (یقینی) ہوتا ہے جیسے قبضہ میں آئی ہوئی چیز" تو ہمارا مالی نظام "نسبتاً" کم خرچ پر بہت زیادہ عمدگی سے چل سکتا ہے ۔ اچھے وعدے پورے کیجئے ۔ سلسلہ آپ کے ایفائے عہد کا منتظر ہے ۔ (ناظم وقفِ جدید)

—• مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو بین الکلیاتی سٹوڈنٹس یونین "گورنمنٹ کالج کوئٹہ" کے تحت کل پاکستان بین الکلیاتی اردو مباحثہ بعنوان "ہماری روایات قومی ترقی میں ممد" منعقد ہوا ۔ اس مباحثہ میں گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم نے شمولیت کی ۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے کالج کے ایک مقرر ..... کریم عمر نے اول انعام حاصل کیا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

—• دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں چیچک کی دوا آگئی ہے ۔ چیچک کا ٹیکہ ۹ بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک (سوائے اتوار کے) ہر روز ہوگا ۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

—• "امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی ۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ تم اپنے عزیز مال کو اُس کی راہ میں خرچ کرو

جو خُدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کریگا اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی

(۱) "واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اِس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اِس راہ میں خرچ کرے گا ۔ یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی ۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے ۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی ۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائیگا لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا ۔" (ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء)

(۲) "ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں کرکے دکھا دیا ایسا ہی تم بھی ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو ۔" (الحکم جلد ۹ نمبر ۹ - ۱۸)

(۳) "مال کا اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقوےٰ شعاری کا معیار اور محک ہے ۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے ۔" (الحکم جلد ۴ نمبر ۳۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ نومبر ۶۴ء

دُعا کی حقیقت

بے شک اقوامِ متحدہ دنیا میں مادی خوشحالی کے لئے جد وجہد کر رہی ہے اور ایسی خوشحالی انسان کے لئے ضروری ہے اگر دنیا میں مادی توازن پیدا ہو جائے تمام اقوامِ عالم ایک خاندان کے افراد کی طرح بن جائیں جو باہم مادی پیداوار کو حسبِ ضرورت تقسیم کرنے اور ہر انسان تک اس کا حصہ پہنچنے کا انتظام کر لیں تو یہ ایک عظیم کام ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسی خوشحالی پیدا کرنے کے لئے بھی تقویٰ کی ضرورت ہے۔ بغیر تقویٰ میں ترقی کرنے کے ایسی خوشحالی کے خواب کی تعبیر پیدا نہیں ہوسکتی۔ اور تقویٰ انسان میں اسی وقت پیدا ہوسکتا ہے جب اس کا غیب پر ایمان محکم ہو اور جس کا ظہور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے ذریعہ اور اپنی قابلیتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہیں خلقِ خدا کی بہبودی کے لئے صرف کرنے سے ہی ہوسکتا ہے۔

دعا کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں بار بار اس کی حقیقت کو سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے ایک عبارت "ایام صلح" سے یہاں نقل کی جاتی ہے:۔

"بعض لوگ جلدی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم دعا سے منع نہیں کرتے مگر دعا سے مطلب صرف عبادت ہے جس پر ثواب مترتب ہوتا ہے مگر افسوس کہ یہ لوگ نہیں سوچتے کہ ہر ایک عبادت جس کے اندر خدا تعالےٰ کی طرف سے روحانیت پیدا نہیں ہوتی اور ہر ایک ثواب جس کی محض خیال کے طور پر کسی آئندہ زمانہ پر امید رکھی جاتی ہے وہ سب خیالِ باطل ہے حقیقی عبادت اور حقیقی ثواب وہی ہے جس کے اسی دنیا میں انوار اور برکات محسوس بھی ہوں۔ ہماری پرستش کی قبولیت کے آثار یہی ہیں کہ ہم عین دعا کے وقت میں اپنے دل کی آنکھ سے مشاہدہ کریں کہ ایک تریاقی نور خدا سے اترتا اور ہمارے دل کے زہریلے مواد کو کھوتا اور ہمارے پر ایک شعلہ کی طرح گرتا اور فی الفور ہمیں ایک پاک کیفیت انشراح صدر اور یقین اور محبت اور لذت اور انس اور ذوق سے پُر کر دیتا ہے۔ اگر یہ امر نہیں ہے تو پھر دعا اور عبادت بھی ایک رسم اور عادت ہے۔ ہر ایک دعا گو ہماری دنیوی مشکل کشائی کے لئے ہو مگر ہماری ایمانی حالت اور اس کی مرتبت پر گذر کر آتی ہے۔ یعنی اوّل ہمیں ایمان اور عرفان میں ترقی بخشتی ہے اور ایک پاک سکینت اور انشراح صدر اور اطمینان اور حقیقی خوشحالی ہمیں عطا کر کے پھر ہماری دنیوی مکروہات پر اپنا اثر ڈالتی ہے اور جس پہلو سے مناسب ہے اس پہلو سے ہمارے غم کو دور کر دیتی ہے۔ پس اس تمام تحقیقات سے ثابت ہے کہ دعا اُسی حالت میں دعا کہلا سکتی ہے کہ جب درحقیقت اس میں ایک قوتِ کشش ہو اور واقعی طور پر دعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اترے جو ہماری گھبراہٹ کو دور کرے اور ہمیں انشراحِ صدر بخشے اور سکینت اور اطمینان عطا کرے۔ ہاں حکیم مطلق ہماری دعاؤں کے بعد دو طور سے نصرت اور امداد کو نازل کرتا ہے۔ (۱) ایک یہ کہ اس بلا کو دور کر دیتا ہے جس کے نیچے ہم دب کر مرنے کو تیار ہیں۔ (۲) دوسرے یہ کہ بلا کی برداشت کے لئے ہمیں فوق العادت قوت عنایت کرتا ہے بلکہ اس میں لذت بخشتا ہے اور انشراح صدر عنایت فرماتا ہے۔ پس ان دونوں طریقوں سے ثابت ہے کہ دعا سے ضرور نصرتِ الٰہی نازل ہوتی ہے۔" (ایّام الصلح صفحہ ۱۵-۱۶)

"دیانت"

مسٹر اے۔ کے بروہی نے "لیفول" لاہور کی "ڈائری" جو ایک بدیدا کر دینی کہلانے والے جریدہ میں شائع ہوئی ہے۔ ایک تقریر کرتے ہوئے نہایت برمحل یہ فقرے کہے کہ

"ہمارے یہاں جس لفظ کا بہت غلغلہ ہے وہ "استحکام" ہے۔ میرے خیال میں ہمارے معاشرے میں جس لفظ کو اس سے کہیں زیادہ اہمیت ملنی چاہیئے اور جسے ہماری زندگی کا اصل الاصول بن جانا چاہیئے وہ لفظ "دیانت" ہے۔"

(شہاب یکم نومبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۶)

یہ فقرے نہایت برمحل اس لئے ہیں کہ مسٹر اے۔ کے۔ بروہی نے یہ تقریر اس دعوت میں کی ہے جو مودودی صاحب کے اعزاز میں مودودی صاحب کے شہری دوستوں نے فلگرڈی ہوٹل لاہور میں حال میں دی۔ چنانچہ ڈائری نویس نے بیان کیا ہے کہ ان فقروں پر مجلس میں "تالیوں اور قہقہوں کی چھاؤں" ہوگئی۔ واقعی اس مجلس میں "دیانت" پر زور دینا نہایت ضروری تھا۔ کاش کہ اہلِ مجلس ان فقروں کو تالیوں اور قہقہوں میں اڑانے کی بجائے ان پر غور کرتے اور اپنے گریبانوں میں سر ڈال کر سوچتے کہ کہیں مسٹر اے۔ کے۔ بروہی انہی کو تو نصیحت نہیں کر رہے۔ بہرحال یہ فقرے نہایت برمحل کہے گئے تھے۔ اب ایک قصہ بھی سن لیجئے:۔

"ایک دن عبد الملک بن عبد العزیز الماجشون کا ایک مصاحب ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آج تو ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔

عبد الملک نے کہا۔ کیا؟ اس نے کہا میں اپنے باغ میں جانے کے لئے جنگل کی طرف چلا۔ جب شہر کی آبادی سے دور نکل کر صحرا میں پہنچ گیا تو ایک شخص نے آ کر مجھ کو روک لیا اور کہنے لگا کہ اپنے کپڑے اتار دو، میں نے کہا کیوں؟ اس لئے کہ میں تم سے زیادہ مستحق ہوں۔ میں نے کہا، یہ کیسے؟ کہنے لگا میں

تمہارا بھائی ہوں مگر ننگا ہوں اور تم کپڑے پہنے ہوئے ہو۔

میں نے کہا! مروّت! بولا ہرگز نہیں کیونکہ تم ان کو بہت عرصہ پہن چکے ہو اب ان کو پہننے کا میرا نمبر ہے۔

میں نے کہا۔ تو مجھے ننگا کرے گا اور میرا ستر کھلوائے گا، کہنے لگا اس میں کوئی حرج نہیں، مجھ کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت پہنچی ہے کہ اگر کوئی شخص ننگا ہو کر غسل کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

میں نے کہا! لوگ مجھ سے ملیں گے اور میرا ستر دیکھیں گے۔

کہنے لگا کہ اگر لوگ تم کو اس راستہ میں دیکھیں گے تو میں تمہارے سامنے نہ آؤنگا۔

میں نے کہا میرے خیال میں تو میرے ساتھ مخرا پن کر رہا ہے۔ اچھا! مجھے چھوڑ میں اپنے باغ میں پہنچ کر یہ کپڑے اتار کر تجھے دیدونگا۔

کہنے لگا ایسا بالکل نہیں ہوسکتا تم نے سوچا ہے کہ وہاں اپنے چار غلاموں کو مجھے لپٹا دو، وہ مجھ کو پکڑ کر سلطان کے پاس لے جائیں۔ وہ میری چمڑی ادھیڑے اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال دے۔

میں نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا میں تجھ سے حلفیہ عہد کرتا ہوں، جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کروں گا۔ اور تجھ کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔

کہنے لگا اب نہیں ہوسکتا کیونکہ مجھ کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت پہنچی ہے کہ جو حلف چوروں سے کیا جائے اس کا پورا کرنا لازم نہیں ہے۔

میں نے کہا تو میں اس بات پر بھی حلف کرتا ہوں کہ اپنے حلف میں اس حیلہ سے کام نہیں لوں گا، کہنے لگا یہ حلف بھی اسی ایمان اللصوص (چوروں سے حلف کرنے) سے مرکب ہے۔

میں نے کہا! یہ مناظرہ باہمی چھوڑئیے میں واللہ اپنی رضا و رغبت سے تجھ کو یہ کپڑے دیدوں گا۔

تھوڑی دیر اس نے گردن جھکائی پھر سر اٹھا کر کہنے لگا تم سمجھے میں کیا سوچ رہا تھا، میں نے کہا نہیں۔

کہنے لگا میں نے ان تمام لیٹروں کے معمول پر نگاہ دوڑائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہوئے ہیں تو مجھے کوئی لٹیرا ایسا نہیں ملا جس نے ادھار پر معاملہ رکھا ہو۔ اور مجھے یہ بات بہت ناگوار اور مکروہ ہے کہ اسلام میں ایک ایسی بدعت جاری کروں جس کا بوجھ میری گردن پر رہے اور میرے بعد جو اس پر عمل کرے قیامت تک اس کا بوجھ بھی میری ہی گردن پر ہو۔ لاؤ بس کپڑے اتار دو، چنانچہ مجبوراً مجھ کو کپڑے اتارنے پڑے اور وہ انکو لے کر چل دیا۔ (احمد بن المعدل البصری)"

(دعوت لاہور ۳۰ اکتوبر صفحہ ۶)

کیا مسٹر اے۔ کے۔ بروہی بتا سکتے ہیں کہ عالم و فاضل چور نے جو فقہی یا قانونی دلائل اپنے فعل کے جواز میں دئے ہیں وہ "دیانت" سے کیا نسبت رکھتے ہیں اور اس مجلس کے معزز مہمانوں نے حال ہی میں جو عورت کی سربراہی کے جواز میں فتویٰ اپنے پہلے فتویٰ کے بالکل علی الرغم۔ الٹ دیا ہے اس میں جو علم و فضل پر مبنی دلائل کا استعمال ہوا ہے وہ اس عالم و فاضل چور کے دلائل کے استعمال سے کتنا مختلف یا مختلف ہے؟ پھر یہ بھی ارشاد ہو کہ دین اور دیانت کا آپس میں کیا تعلق ہے اور اگر دین میں "دیانت" کو مدنظر نہ رکھا جائے تو اسکے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُلطان القلم کے مددگار نشیں

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے۔ صدر شعبہ اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ

روحانی سلسلوں کی بنیاد اخوت و محبت پر ہوتی ہے۔ اور ان کے کام باہم تعاون سے ہوتے ہیں۔ اسی اصل کو مدنظر رکھ کر خاکسار نے پچھلے دنوں (الفضل مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۶۴ء میں) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد درج کیا تھا کہ:۔

"دوسرا تعاون علمی تعاون ہے یعنی جو کام کرنے والے ہوں ان کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹایا جائے" (الفضل ۔ نومبر ۱۹۲۵ء)

نیز خاکسار نے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مضمون (مندرجہ الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۳۶ء) سے ایک اقتباس پیش کیا تھا جس میں حضرت موصوف نے الفضل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بازو قرار دیتے ہوئے نہایت مؤثر انداز میں جماعت کے عالموں۱ ادیبوں۲ مصنفوں۳ سیاست دانوں۴ وجاہت والوں۵ عہدہ داروں۶ وکیلوں۷ ڈاکٹروں۸ تاجروں۹ پیشہ وروں۱۰ صناعوں۱۱ اور موجدوں۱۲ سے اپیل کی تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس بازو کو مضبوط بنائیں اور اس کے لئے بکثرت اور ہر نوع کے مضامین لکھیں۔ اس مضمون کے بعد خاکسار کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس امر کا اندازہ کیا جائے کہ الفضل کے معیار کو بلند کرنے اور اسے زیادہ دلچسپ بنانے میں اس زمانہ میں بزرگان سلسلہ کس قدر کوشاں تھے چنانچہ خاکسار نے اس غرض کے لئے الفضل کے ایک پرانے فائل سے ۱۶ اگست ۱۹۳۶ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء تک کے ڈیڑھ ماہ کے پرچوں کی ورق گردانی کی تو دیکھا کہ اس عرصہ میں جہاں ایک طرف الفضل کے ایڈیٹوریل سٹاف کے متعدد پُرمغز اور علمی مضامین الفضل میں شائع ہوئے جو انہوں نے محنت سے مرتب کئے تھے۔ وہاں مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب جغتائی مکرم سید شاہ محمد صاحب اور بعض دیگر اصحاب کے متعدد بیش قیمت مضامین بھی الفضل کی زینت ہوتے مگر جن بزرگوں نے اس عرصہ میں خاص طور پر الفضل کے لئے نہایت دلچسپ مضامین لکھے اور بار بار لکھے ان میں سے ایک حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ چنانچہ اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں شائع ہونے والے الفضل کے ۳۸ پرچوں میں حضرت میر صاحب موصوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ۲۵ مضامین شائع ہوئے غور فرمائیں کہ ۳۸ پرچوں میں ۲۵ مضامین آپ کی الفضل سے اور جماعت کی صحیح انداز میں تربیت کے مقصد سے کس قدر گہری دلچسپی کے آئینہ دار ہیں۔ آپ نہایت ہلکے پھلکے اور مخصوص انداز میں دل کی بات کہہ جاتے جس سے قارئین غیر محسوس طور پر اور خود بخود اثر قبول کرتے چلے جاتے آپ کے گراں قدر مضامین بعض اوقات دیگر اہل قلم اصحاب کو بھی متعلقہ موضوع پر اظہار خیال کی ترغیب دیتے اور ان کے خیالات بھی الفضل کی زینت بنتے۔ اس طرح الفضل کی یکسانی و یکرنگی ختم ہو جاتی اور تنوع کی وجہ سے الفضل ایک زعفران زار بن جاتا جو سب کے لئے دلچسپی کا موجب ہوتا۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں جن عنوانات پر اظہار خیال فرمایا وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) ہمارا موٹو کیا ہے؟
(۲) اے لڑکو! دو جماعتوں میں سے تم کس جماعت میں ہو؟
(۳) اہم ایمانی و اعتقادی اصطلاحات کے صحیح معنے بتایئے۔
(۴) مکان بنانے والے احباب اپنے مکانوں کے نام ضرور رکھیں۔
(۵) توبہ سے زیادہ سخت اور کونسی سزا ہے۔
(۶) اردو زبان کو ترقی دینا ہمارا کام بھی ہے
(۷) مکان کی پیشانی پر کیا لکھنا چاہیئے۔
(۸) اسلامی جنت کیا ہے۔
(۹) کیا یہ افسوسناک حالت نہیں۔
(۱۰) وہ دن
(۱۱) قادیان کی وسعت اور احمدی ساکنین
(۱۲) انعام کا اعلان
(۱۳) تجلیات ظہور کے چند نظارے
(۱۴) بہت سے سمجھدار لوگوں کو ہدایت کیوں نصیب نہیں ہوتی؟
(۱۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کتبۂ مزار
(۱۶) فیرنی اور فالودہ
(۱۷) نلکہ اور کنواں
(۱۸) تلوار اور لاٹھی
(۱۹) تازہ نیاز یا تصویر کا دوسرا رُخ
(۲۰) صدقہ کا بکرا
(۲۱) ڈاکٹر امبیدکار سے عقل اور انسانیت کے نام پر اپیل
(۲۲) چائے کی پیالی میں مکھی
(۲۳) مسجد مبارک ہی حضرت مسیح موعودؑ کی مسجد اقصےٰ ہے
(۲۴) تقوےٰ کی باریک راہیں
(۲۵) تحریک جدید کا پہلا مطالبہ

ان عنوانات پر غور کرنے سے یہ امر واضح طور پر نظر آتا ہے کہ مذہبی اور روحانی امور پر بھی آپ مضامین لکھتے تھے اور ضرورت وقت کے مطابق ہلکے پھلکے موضوعات پر بھی طبع آزمائی فرماتے۔ اور اس طرح اسلام کی حقانیت اور احمدیت کی صداقت واضح فرماتے۔ آپ نے جب "مسجد مبارک ہی حضرت مسیح موعودؑ کی مسجد اقصےٰ ہے" کے عنوان سے مضمون لکھا تو بعض دیگر اصحاب نے بھی اس پر مضامین لکھے اور الفضل میں شائع ہوئے۔ اسی طرح آپ کے مضمون "ہمارا موٹو کیا ہے" کے بعد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ نے اور پھر بعض دیگر اصحاب نے اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ یہ مضامین بے حد دلچسپ ہیں حضرت میر صاحب موصوف رضی اللہ عنہ کی تحریر میں کبھی درشتی یا تلخی پیدا نہ ہوئی۔ اور آپ کے لہجہ میں کبھی تلخی نہ آنے پائی۔ آپ کے دلچسپ مضامین کا یہ سلسلہ آپ کی وفات تک جاری رہا۔

دوسرے بزرگ جو اپنی بے انتہا اور گوناگوں مصروفیات کے باوجود الفضل کے لئے مضامین لکھنے کے لئے کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکال لیتے۔ وہ آپ کے برادر صغیر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ چنانچہ اس عرصہ میں مندرجہ ذیل عنوانات پر حضرت میر صاحب موصوف رضی اللہ عنہ کے دس مضامین الفضل میں شائع ہوئے

(۱) ہر احمدی کا موٹو کیا ہے۔
(۲) مکانوں کے نام تجویز کرنا۔
(۳) احمدی مجالس کے متعلق ایک ضروری امر
(۴) نماز سے متعلق ضروری مسائل (قسط اول)
(۵) سات اصطلاحیں اور ان کے معانی
(۶) نماز کے متعلق ضروری مسائل (قسط دوم)
(۷) اخبار الفضل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک بازو ہے۔
(۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھی رفیق ہیں یا صحابی
(۹) ہماری تحریروں تقریروں اور مناظروں میں سختی اور درشت کلامی نہیں ہونی چاہیئے۔
(۱۰) قرآن مجید کی حکیمانہ ترتیب۔

جیسا کہ خاکسار نے مندرجہ بالا سطور میں عرض کیا ہے اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں الفضل کے کل ۳۸ پرچے شائع ہوئے تھے۔ ان میں دس مضامین حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھے۔ جن اصحاب کو مضمون نگاری کا تجربہ ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ مضمون لکھنا وقت لیتا ہے۔ مناسب عنوان کی تلاش مضمون کے مواد کی فراہمی اور پھر اس کی ترتیب و تدوین بعض اوقات کئی کئی دن لے لیتی ہے۔ مگر ان ہر دو بزرگ اصحاب کی الفضل سے گہری دلچسپی و دلدادگی ملاحظہ فرمایئے کہ اس زمانہ میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مضمون کم و بیش الفضل کے تین پرچوں میں سے دو پرچوں میں موجود ہوتا اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا مضمون ہر چار پرچوں میں سے ایک پرچہ میں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لینے کی ایک دُھن تھی ان بزرگوں کے دل میں ایک تڑپ تھی ایک لگن تھی جو انہیں ہر دم بے چین رکھتی۔ اور ان سے کثرت کے ساتھ الفضل کے لئے دلچسپ اور پُر از معلومات مضامین لکھواتی۔ اس کے بغیر ان کے قلم میں یہ برقی قوت یہ زور اور یہ روانی پیدا ہی نہیں ہو سکتی تھی۔

آج سے ۲۸ سال قبل ۱۹۳۶ء میں جماعت کے اہل علم و فضل اور اہل قلم اصحاب کی جو تعداد تھی آج خدا کے فضل سے یہ تعداد اس سے دس گنا زیادہ ہے۔ کیونکہ اس عرصہ میں خدا کے فضل سے جماعت اطراف و اکناف عالم میں کثرت سے پھیل چکی ہے۔ ایک روزنامہ کو کامیابی سے چلانے کے لئے حرفت تین کارکنوں پر مشتمل عملہ خاکسار کے نزدیک ناکافی ہے۔ الفضل محض اپنی کی کوششوں سے جماعت کے ہر طبقہ اور

مذاق کی تسکین کا باعث نہیں بن سکتا۔ چنانچہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کا نظریہ بھی یہی تھا جبکہ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"رہا الفضل کا عملہ سو میری رائے
میں اسے تو الفضل کے لئے آمدہ
مضامین کی ترتیب دینے لوگوں
سے مضمون حاصل کرنے اور
اخبار کو اعلیٰ سے اعلیٰ دیدہ زیب
بنانے ہی کے لئے وقف کر دینا
چاہیئے کہ اس کو مصروف و منہمک
رکھنے کے لئے یہی کام کافی سے
زیادہ ہے لیکن مضمون کے
لکھنے کا بار بھی عملہ پر ہو تو دو یا
تین شخص کس طرح نیا سے نیا
رنگ پیدا کر سکتے ہیں۔"

(الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۳۶ء)

یہ نیا سے نیا رنگ تبھی پیدا ہو سکتا ہے جبکہ ایک طرف الفضل کا عملہ اسے اور زیادہ بہتر مفید تر زیادہ پُر از معلومات اور زیادہ دلچسپ اور دیدہ زیب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے اور دوسری طرف جماعت کے علماء جماعت کے ادیب جماعت کے مصنّف جماعت کے سیاستدان جماعت کے وجاہت والے جماعت کے عہدیدار جماعت کے وکیل جماعت کے پروفیسر جماعت کے ڈاکٹر جماعت کے تاجر جماعت کے پیشہ ور اور جماعت کے موجد جن کی جماعت میں خدا کے فضل سے کمی نہیں۔ الفضل سے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ اور سلسلہ کے دیگر بزرگوں جیسا لگاؤ پیدا کریں اور اسے بہتر مفید تر اور جاذب تر بنانے کی وہی لگن وہی دھن اور وہی تڑپ اپنے اندر پیدا کریں جو ان بزرگ ہستیوں کے دل میں تھی سلسلہ کے کاموں میں تعاون کی وہی روح اور وہی جذبہ پیدا کریں جس سے یہ بزرگ سرشار تھے۔ اگر اہلِ علم و فضل اور اہلِ قلم میں سے ہر ایک یہ تہیہ کر لے کہ اس نیک کام میں عملہ الفضل کا ہاتھ بٹانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا تو الفضل کی یکرنگی یکسر ناپید ہو جائے۔ اس کے مضامین میں تنوّع اور نیا سے نیا رنگ پیدا ہو جائے اس کی دلچسپی میں صدگونہ اضافہ ہو جائے اور اس کی افادیت اور پھر اس کی اشاعت کہیں سے کہیں جا پہنچے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ان اصحاب کے دل میں اس کی ضرورت و اہمیت کا احساس پیدا ہو جائے مرحوم و مغفور مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب اس بارہ میں خدا کے فضل سے بڑے حساس تھے اور صحت کی کمزوری کے باوجود الفضل کے ساتھ تعاون اور اس میں نیا سے نیا رنگ پیدا کرنے کی پوری کوشش کرتے رہتے وہ تو خدا کے فضل سے مِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ کے مطابق اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ اس وقت بھی ان کے ہاتھ میں قلم تھا جب ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ اگلے دن وہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اللہ تعالےٰ انہیں انشاء اللہ اپنے پاس سے اجر دے گا۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر میدان میں اور ہر جہت سے اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نبوت بیان کرنے کے لئے قرآن کریم کے فضائل واضح کرنے کے لئے جماعت کی تربیت کے لئے سلسلہ کی تنظیم کی مضبوطی کیلئے اور جماعت کے خلاف ہر قسم کے فتنوں کے استیصال کے لئے ایک محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ ایک محمد اسحٰق رضی اللہ عنہ اور ایک محمد یعقوب نہیں ہزاروں محمد اسمٰعیل ہزاروں محمد اسحٰق اور ہزاروں محمد یعقوب پیدا ہو جائیں جو سلسلہ کے لئے اپنے دل میں انہی کا سا درد، انہی کا سا اخلاص، انہی کی سی تڑپ اور سلسلہ کے کاموں سے انہی کی سی گہری دلچسپی رکھتے ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہماری سستی اور غفلت دور فرمائے اور ہمیں حقیقی معنی میں ان بزرگوں کا جانشین بنائے۔ آمین

خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے
صدر شعبہ اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ

"دینے کی بہت ضرورت ہے اور اس میں توسیع کی ابھی خاصی گنجائش ہے۔ ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ اپنے محسن و مشفق بزرگ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا پسندیدہ مقولہ جو آنمحترم نے کئی مواقع پر بیان فرمایا یاد آجاتا ہے اور وہ یہ کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

"قلم سے بڑھ کر اسلام کی مدافعت اور اسلام کے پُرامن مگر جارحانہ علمی اور روحانی حملوں سے زیادہ طاقتور کوئی اور ظاہری ذریعہ نہیں۔

پس اے عزیزو اور اے دوستو اپنے فرض کو پہچانو اور سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر اسلام کی قلمی خدمتیں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلام کی تلواریں تمہاری قلموں پر فخر کریں۔" (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

مرکز کے دکاندار اور بیرونی احباب جماعت

(مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے وکیل المال اوّل۔ ربوہ)

یہ اللہ تعالےٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ سینکڑوں سال بعد پھر خلافت ایسی نعمت غیر مترقبہ سے اس نے ہمیں نوازا ہے اور وہ ہر گروہ سے سچی ہمدردی رکھنے والا وجود جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے قبائے خلافت پہنائی جماعت کے مختلف طبقات کو اس کے مخصوص فرائض کی طرف بروقت متوجہ فرماتا رہتا ہے چنانچہ جماعت کے وہ خوش نصیب افراد جنہوں نے مرکز کو آباد کرنے اور اس کی رونق بڑھانے کا فرض ادا کیا ان میں مرکز کے دکانداروں کا بھی بجا طور پر شمار ہوتا ہے۔ اس لئے بیرونی جماعتوں کے احمدی افراد پر ان کے کچھ حقوق لازم آتے ہیں جن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کے لئے قادیان کے زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:۔

"میں حکم تو نہیں دیتا مگر تحریک
کرتا ہوں کہ جماعت کے ایسے
دوست جنہیں اللہ تعالےٰ نے ملّی
مفاد کے سمجھنے کی توفیق دی
ہے وہ سب چیزیں یہاں سے ہی
خریدا کریں اگر اس سے انہیں
کوئی نقصان ہوگا تو نقصان بھی
فائدہ کا موجب ہوگا اس لئے
جہاں تک ہو سکے یہاں کے
دکانداروں سے چیزیں خریدا
کریں۔"

یہاں کے دکانداروں سے مراد

ظاہر ہے کہ ربوہ دارالہجرت میں نیا مرکز قائم ہو جانے کی وجہ سے بیرونی جماعتوں کے لئے "یہاں کے دکانداروں" سے مراد ربوہ کے دکانداروں سے بھی ہے جنہوں نے ربوہ کو آباد کرنے اور اس کی رونق بڑھانے میں نمایاں حصہ لیا ہے اس لئے بیرونی جماعتوں کے احباب ربوہ کے دکاندار بھائیوں کے ان حقوق کو ملحوظ خاطر رکھیں جن کی طرف ہمارے امام عالی مقام نے توجہ دلائی ہے۔

مرکز کے دکانداروں کو نصیحت

مذکورہ بالا ارشاد میں حضور ایدہ اللہ نے اگرچہ "ملی مفاد" کے پیش نظر مخلصین جماعت کو "نقصان" برداشت کرنے کی بھی تلقین فرمائی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی دکانداروں کو بھی بیرونی جماعتوں کے دوستوں کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ فرمایا

"اس سلسلہ میں یہاں کے دکانداروں
سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ
جہاں تک ہو سکے وہ چیزوں کی
قیمت کم رکھا کریں۔ تھوڑی بکری
پر زیادہ منافع کا اصول نہ رکھیں
بلکہ زیادہ بکری پر تھوڑا منافع
کا اصول رکھیں دونوں طرح
ان کے گھر میں اتنا ہی آجائیگا
پس وہ نفع کم لگائیں۔"

مرکز میں آنے کے بعض خاص مواقع

اگرچہ مخلصین جماعت مرکز میں بار بار آنے کے مواقع اپنے لئے پیدا کرتے رہتے ہیں لیکن مجلس شوریٰ اور سالانہ جلسہ اجتماعات خدام و انصار یہ تقریبات ایسی ہیں کہ مرکز سلسلہ کو مرجع خلائق بنا دیتی ہیں۔ ان خاص مواقع پر حضور ایدہ اللہ کی مذکورہ بالا ہدایات خریدار اور دکاندار احباب کو خاص طور پر ملحوظ رکھنی چاہئیں۔ ان مواقع پر ہر دو طبقات کے حقوق کی ادائیگی کے لئے جن حقیقت آمیز الفاظ میں حضور ایدہ اللہ نے توجہ دلائی ہے وہ بھی ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔ فرمایا:۔

"اسی طرح جلسہ سالانہ یا مجلس
شوریٰ کے موقعہ پر جو لوگ
آتے ہیں وہ سارے کے سارے
بڑے شہروں کے رہنے والے
ہی نہیں ہوتے بلکہ کئی ایسے
مقامات پر رہائش رکھنے والے
ہوتے ہیں جہاں چیزوں کی
قیمتیں ایسی ہی ہوتی ہیں جیسی کہ
یہاں۔ وہ بھی اگر ایسی چیزیں
جو آسانی کے ساتھ لے جا سکیں
یہاں سے خریدیں یا کپڑے
یہاں سے بنوا لیا کریں تو یہاں
کے دکانداروں کو بکری زیادہ
ہو سکتی ہے۔"

اللہ تعالےٰ کے فضل سے بعض بزرگ قادیان دارالامان کے زمانہ میں ان ہدایات پر بڑی پابندی سے عمل پیرا ہوا کرتے تھے جس سے مرکز سلسلہ کی اقتصادی حالت پر خوشکن اثر پڑتا تھا اور ربوہ کے متعلق بھی ایسے نیک جذبات کی جماعت میں کمی نہیں لیکن ابھی اسے وسعت حم

مجلس خدام الاحمدیہ کے تئیسویں سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف

تیسرے روز کی کارگزاری

مرتبہ :- عطاء المجیب صاحب راشد نائب مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اجتماع کے آخری روز پروگرام کا آغاز علی الصبح نماز تہجد سے ہوا - جو مقام اجتماع میں با جماعت ادا کی گئی - محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نماز تہجد اور نماز فجر پڑھانے کے بعد قرآن کریم کا درس دیا - اور اس بات کو واضح فرمایا کہ قرآن کریم علوم و معارف کا ایک بحر ذخار ہے - اس پر جتنی تو تدبر اور محنت سے غور کیا جائے اسی قدر مطالب واضح ہوتے چلے جاتے ہیں - تلاوت قرآن مجید اور ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد خدام نے دوڑوں، نیز والی بال و کبڈی اور رسہ کشی کے فائینل مقابلے دیکھے - ہر ایک میدان جیتنے کے لئے کھلاڑیوں کو خوب طاقت آزمائی کرنی پڑی - پونے دس بجے خدام پنڈال میں آگئے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس شروع ہوا - اس پروگرام میں مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر مہتمم تعلیم اور مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب مہتمم اصلاح و ارشاد نے حصہ لیا - بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی زیر صدارت تلقین عمل کا پروگرام شروع ہوا - اس میں معتمد صاحب مرکزیہ کے علاوہ مہتممین مال، تعلیم، تربیت، اصلاح و ارشاد، خدمت خلق، تحریک جدید و وقف جدید، صحت جسمانی اور اشاعت نے اپنے اپنے شعبہ کے بارے میں مختصر مگر ٹھوس ہدایات دیں - ان کے علاوہ اس موقعہ پر مکرم رانا منظور احمد صاحب قائد علاقائی لائل پور مکرم منور احمد صاحب جاوید نائب قائد ضلع لاہور اور مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب قائد ضلع راولپنڈی نے بھی مختصر خطاب فرمایا - بعد ازاں تمام خدام نے پرچہ ذہانت حل کیا -

چونکہ شوریٰ کی کارروائی ابھی تک باقی تھی - اور کام کافی زیادہ تھا - اس لئے محترم صدر صاحب مرکزیہ نے پروگرام میں تھوڑی سی تبدیلی فرمائی - اور مجلس شوریٰ کا اجلاس ایک بجے کے بجائے ساڑھے بارہ بجے شروع ہو گیا - اور سوا تین بجے تک جاری رہا - شوریٰ کے اجلاس کے معاً بعد نماز ظہر و عصر با جماعت ادا کی گئیں -

امسال سالانہ اجتماع میں پاکستان کی دو صد سے زائد ۲۰۰ مجالس کے دو ہزار آٹھ سو سترہ ۲۸۱۷ خدام نے شرکت کی - آخری اجلاس میں تقریباً ایک ہزار زائرین اور اسی قدر اطفال بھی شامل ہوئے -

فالحمد للہ علیٰ ذالک - اجتماع کی دلچسپی اور افادیت کا ایک پہلو یہ بھی تھا - کہ مقام اجتماع میں چارٹوں کی نمائش کا انتظام کیا گیا تھا - جس میں گرافوں، اعداد و شمار کی مدد سے مجلس کے کام کی رفتار کو واضح کیا گیا تھا - اس نمائش کا دوسرا حصہ صنعتی اشیاء پر مشتمل تھا - اس میں سرکہ، سکوائش اور لکڑی کی چھوٹی چھوٹی اشیاء بطور نمونہ رکھی گئی تھیں - جو خدام نے اپنے ہاتھ سے تیار کی تھیں نمائش کے ہر دو شعبے خدام کی دلچسپی کا باعث رہے - اور فارغ وقت میں ان سے استفادہ کرتے رہے -

اختتامی اجلاس کا آغاز چار بجے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی صدارت میں ہوا - تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اعلان فرمایا کہ ضلع وار قیادتوں میں حسن کارکردگی کے اعتبار سے امسال ضلع لائل پور اور لاہور کی قیادتیں اوّل اور ضلع سرگودھا کی قیادت دوم آئی - آپ کی درخواست پر ان کے قائدین یا نمائندگان کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سندات تقسیم فرمائیں - اطفال الاحمدیہ کی مجالس میں سے سیالکوٹ کی مجلس کو اوّل قرار دیا گیا تھا - چنانچہ سیالکوٹ کے قائد اور ناظم اطفال کو محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے علم انعامی عطا فرمایا - اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو انعامات اور ٹیموں کے کپتانوں کو انعامات جاریہ عطا فرمائے -

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنے اختتامی خطاب کے شروع میں مکرم سید داؤد احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو جو اب چالیس سال کی عمر ہونے کے بعد مجلس انصار اللہ میں شامل ہو رہے ہیں - نہایت پُرخلوص انداز میں الوداع کہا - آپ نے مکرم میر داؤد احمد صاحب کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے - ان کے جذبۂ اطاعت و تعاون کو خاص طور پر سراہا -

بعد ازاں آپ نے خدام کو بیش قیمت نصائح سے نوازا - آپ نے خدام کو خاص طور پر اجتماعی اور انفرادی طور پر نظم و ضبط کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے - نیز تحریک جدید کے مالی جہاد میں دل کھول کر حصہ لینے کی تلقین کی - آپ نے خدام کو مرکز سے دلی وابستگی اور بار بار مرکز میں آنے کی تاکید فرمائی - آپ نے اپنی تقریر میں محبت الٰہی حاصل کرنے اور اس کی خاطر اپنے نفس پر موت کی سی کیفیت وارد کرنے کی ضرورت پر زور دیا - کیونکہ جب تک دنیا کی محبت انسانی قلوب میں سرد نہ ہو جائے - وہ خدا تعالیٰ کی محبتِ ازلی و ابدی سے آشنا نہیں ہو سکتے - آپ نے خدام سے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ فرمایا کہ نوجوانو! تم خدا کی محبت حاصل کرنے اور دین اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دو - نوجوانو! تم جوان ہو - اٹھو! اور اس جوانی کا حق ادا کرو - آپ کی یہ تقریر بلکہ اجتماع کی یہ ساری اختتامی تقریب ہی روحانیت اور سوز سے معمور فضا کی وجہ سے حد درجہ مؤثر اور جاذب توجہ تھی - تمام احباب اور علی الخصوص خدام نے ساری کارروائی کو ہمہ تن گوش ہو کر سنا - قریباً پون گھنٹے تک آپ کی تقریر جاری رہی - عہد دہرانے کے بعد آپ نے تمام خدام کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا - اور ایک لمبی اجتماعی دعا کروائی - جس میں سب حاضرین شامل ہوئے - اس کے بعد آپ نے اجتماع کے اختتام کا اعلان فرمایا - اور خدام کو گھر جانے کی اجازت دی - تمام خدام حسب ہدایت بڑے وقار اور سنجیدگی سے مقام اجتماع سے اپنی اپنی منزل مقصود کی جانب روانہ ہوئے -

اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ ۲۳ واں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا - فالحمد للہ علیٰ ذالک

پابندیٔ نظام کے متعلق ایک سبق

(مکرم مولوی محمد یار صاحب عارفؔ)

تمام مذاہب میں سے اسلام اس بات میں منفرد ہے کہ اس میں نظام کی پابندی کے متعلق نہایت عمدہ اور مکمل تعلیم دی گئی ہے - یہاں تک کہ پانچ وقت کی نمازوں میں بھی اس کو ایسے طور پر قائم رکھا گیا ہے کہ اگر ہم مسلمان اس سے صحیح سبق حاصل کریں تو تمام دوسری قوموں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ پیش کر سکتے ہیں - احادیث سے ثابت ہے کہ نماز با جماعت ادا کرنے سے اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت پچیس گنا زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے اور جس مسلمان کے لئے بھی کوئی مانع نہ ہو اور وہ مسجد میں پہنچ کر جماعت میں شامل ہو - اور امام کی پوری اطاعت کرے - اگر امام سجدہ کرے تو وہ سجدہ کرے - رکوع کرے تو وہ رکوع کرے - یہاں تک کہ اگر امام کوئی غلطی کرے تو وہ بھی اس کی اتباع کرے - البتہ حسب ضرورت سبحان اللہ کہکر امام کو اس کی غلطی کی طرف توجہ دلائی جا سکتی ہے لیکن اگر امام غلطی پر قائم رہے تو بہرصورت اس کی اقتداء ضروری قرار دی گئی ہے - گویا نماز میں بہت ہی پُرحکمت طریق پر اطاعت اور نظام کی پابندی کی تعلیم دی گئی ہے -

جس طرح اسلام تمام مذاہب میں منفرد ہے اسی طرح تمام اسلامی فرقوں میں سے جماعت احمدیہ یہ منفرد حیثیت رکھتی ہے کہ اس میں جو نظام کی پابندی نظر آتی ہے وہ دوسرے فرقوں میں نہیں ہے - یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ باوجود تعداد میں کم ہونے کے اور مالی لحاظ سے دوسروں کی نسبت کمزور ہونے کے نہایت کامیابی کے ساتھ اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے -

اسلام کی اسی تعلیم میں جماعت احمدیہ کے لئے نہایت اعلیٰ سبق ہے - اگر ہمیں اپنے کسی عہدہ دار میں کوئی غلطی نظر آئے تو ہمارا یہ حق تو ہے کہ سبحان اللہ کہنے کے پُرحکمت اور پُرامن طریق پر اُس کو غلطی سے آگاہ کریں - لیکن یہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ اس کی اطاعت کرنا چھوڑ دیں - جب تک کہ وہ کھلم کھلا اسلامی تعلیم کے خلاف نہ کرے - ہاں سبحان اللہ کہنے رہیں جس کا مثلاً ایک طریق یہ بھی ہے کہ اس عہدہ دار کو بتانے کے علاوہ اوپر جو عہدہ دار ہے اس کو بھی احسن طریق سے آگاہ کریں -

اگر ہم اس اسلامی طریق پر کاربند رہیں تو یقیناً ہم دین و دنیا میں کامیاب ہوں گے - اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کے وارث ہوں گے - ہمارے توجہ دلانے کے باوجود امام الصلوٰۃ کے غلط نماز پڑھانے کی طرح اگر کوئی عہدہ دار اپنی غلطی کو نہیں چھوڑتا تو اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہے بلکہ اس افسر پر ہے جو اپنی غلطی پر اصرار کرتا ہے - پس اگر کوئی احمدی عہدیدار غلط فیصلہ کرتا ہے تو اُس کا گناہ اُس کے سر پر ہے - ہم میں سے ہر عہدیدار خواہ وہ مبلغ ہو - مربی ہو - کسی جماعت کا سکرٹری ہو یا امیر ہو دفتر میں کلرک ہو یا افسر ہو - یا کسی اور بڑے یا چھوٹے عہدہ پر مامور ہو وہ اپنے عہدہ کے لحاظ سے اس زمانہ کے مامور کا جس کو خدا تعالیٰ نے ساری دنیا میں اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے نائب ہے - اگر وہ اپنا نیابت کا حق ادا کرنے میں غفلت اور کوتاہی کرتا ہے تو اُس کے متعلق اسی سے پوچھا جائے گا - ہم اپنا فرض ادا کر کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکتے ہیں -

"اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے ..... جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے ..... اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں - یہ بھی ایک موت ہوتی ہے"

(حضرت مسیح موعودؑ)

حیاتِ بشیر مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب مؤلف حیاتِ طیبہ و حیاتِ نورؒ
المشتہر شیخ عبدالہادی مسجد احمدیہ۔ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور۔ قیمت ۸/- روپے

مجلسِ افتاء کا اجلاس

(مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب، سیکرٹری مجلس افتاء ربوہ)

مورخہ ۳-۱۱-۶۲ کو مجلس افتاء کا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلسِ افتاء منعقد ہوا۔ ۲۲ میں سے ۲۰ اراکین شریک اجلاس ہوئے۔ مسئلہ انشورنس پر غور کیا گیا اور بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رکن مجلس افتاء کے ذریعہ کسی ماہر اعداد و شمار نظام انشورنس کو بلایا جائے اور اس سے بعض ضروری امور کے متعلق اراکین مجلس تبادلہ خیال کریں اس کے بعد یہ معاملہ مجلس میں پیش ہو۔

یہ مسئلہ ۵۸ء میں پہلی بار مجلس افتاء کے زیر غور آیا اور اس کے بعد سے اب تک مختلف اوقات میں مجلس کے تیرہ ۱۳ اجلاس اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور و فکر کرنے اور اس کے متعلق آخری فیصلہ کرنے کیلئے منعقد ہو چکے ہیں۔ اور مجلس کی مقرر کردہ چار سب کمیٹیوں کی چار مبسوط رپورٹیں مرتب ہو کر مجلس کے زیر غور آ چکی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مجلس افتاء اس مسئلہ کو پوری اہمیت دے رہی ہے اور اس کی اہمیت کے پیش نظر ہی تحقیقات کے دائرہ کو حتی الامکان وسیع کیا گیا ہے۔

لجنہ اماء اللہ پشاور کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ پشاور کا چوتھا سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں ۲۶-۲۷ ستمبر کو بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوا۔ ۲۶ تاریخ کو ناصرات کا پروگرام تھا جو کہ محترمہ آپا قانتہ صاحبہ کی صدارت میں صبح آٹھ بجے سے لے کر دوپہر تک جاری رہا۔ اس میں تلقین عمل کے علاوہ ناصرات کے بڑے چھوٹے گروپ کے حفظِ قرآن اور فی البدیہہ تقریروں کے مقابلے ہوئے۔ ان مقابلوں میں تقریباً ۲۵ ناصرات نے حصہ لیا۔ ناصرات کا ترانہ بھی پڑھا گیا۔ اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والی ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔

مورخہ ۲۷ ستمبر کو لجنات کا پروگرام تھا۔ اس میں نہ صرف پشاور کی کثیر احمدی مستورات نے شرکت کی بلکہ کوہاٹ۔ مردان۔ نوشہرہ۔ بازید خیل۔ اچینی پایاں۔ چراٹ۔ لنڈی کوتل سے بھی کافی تعداد میں مستورات شامل ہوئیں۔ اسی طرح ہماری خصوصی دعوت پر راولپنڈی سے صدر لجنہ بمع چار ممبرات کے تشریف لائیں۔ اجتماع کا پروگرام ساڑھے آٹھ بجے محترمہ اہلیہ صاحبہ میجر مقبول احمد صاحب صدر لجنہ راولپنڈی کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ پشاور نے اجتماع میں شامل ہونے والی مستورات کو خوش آمدید کہا۔ اور عہد نامہ دہرانے کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اس کے بعد بالترتیب۔ تقریری مقابلے معیار اوّل۔ معیار دوم اور معیار سوم ہوئے۔ جن میں تقریباً ۲۰ ممبرات نے حصہ لیا۔ اسی طرح تلاوت قرآن کریم اور انگریزی تقریری مقابلہ جات بھی ہوئے۔

پروگرام کے دوران ایک پشتو پروگرام بھی رکھا گیا تھا۔ جس میں پشتو زبان میں تقریریں کی گئیں اور بعض بہنوں نے پشتو میں منظوم کلام سے بھی حاضرات کو محظوظ کیا۔

اجتماعی دعا پر ہمارا اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار امۃ الباسط بشریٰ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

دُعائے مغفرت

- میرے برادر اکبر مکرم چوہدری نادر علی صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایگریکلچر ملتان مورخہ ۲۴-۱۰-۶۲ چار بجے شام کے قریب انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار تھے۔ قریباً پانچ ہفتے قبل ان کی نوجوان بیٹی نے داغ مفارقت دیا۔ احباب برادر مرحوم کے لئے دعا فرماویں اور جنازہ غائب پڑھیں۔ نیز پسماندگان کے لئے دعائے صبر جمیل فرماویں۔

(خاکسار۔ نذیر احمد محکمہ زراعت۔ ملتان)

- مورخہ ۱۸-۱۰-۶۲ بروز اتوار ایک احمدی طالب علم بشیر احمد متعلم جماعت ہشتم بعمر ۱۴ سال ساکن لودھراں ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو کر وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب مرحوم کے لئے دعا کریں کہ خداوند کریم اُسے جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین کو صبر دے۔ آمین۔ (مختار احمد طارق۔ جماعت احمدیہ لودھراں ضلع ملتان)

نظارتِ تعلیم کے اعلانات

۱۔ ٹورسٹ انفارمیشن اسسٹنٹس

ریجنل و سب ریجنل دفاتر (ڈیپارٹمنٹ آف ٹورزم) پشاور (سوات و توبھام) تنخواہ ۲۸۵-۱۵-۶۰-۲۰۰۳۔ ۵۰۰-۲۰۰-۶۰۰-۲/۲۵-۶۵۰۔ شرائط:- گریجوایٹ۔ مہارت انگریزی۔ اچھی شخصیت۔ عمر ۱۹ تا ۳۰

قابل ترجیح:- (۱) غیر ملکی زبان دانی (فرینچ۔ جرمن سپینش۔ ماڈرن پرشن۔ ماڈرن ٹرکش)

(۲) ایک سالہ تجربہ ٹریول ایجنسی یا ایئرلائن یا ہوٹل یا گورنمنٹ ٹورسٹ بیورو)

درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات و تازہ پاسپورٹ سائز فوٹو ۱۵-۱۱-۶۲ تک بنام ڈائریکٹر ٹورزم۔ ایکسپورٹ پرموشن بیورو۔ گورنمنٹ آف پاکستان۔ کلب روڈ کراچی۔ (اپ ٹو ڈیٹ ۳۰-۱۰-۶۲)

۲۔ فیلڈ اسسٹنٹس:-

اسامیاں ۵۹۔ گریڈ ۱۲۵-۵-۱۲۵-۷-۲۱۵۔ شرائط:- سکونت اضلاع لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ میٹرک۔ فیلڈ اسسٹنٹ کورس پاس کردہ۔ عمر ۱-۱۲-۶۲ کو ۲۵ سے کم۔ کاشتکار دیہاتی کو ترجیح۔

درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات ۱۶-۱۱-۶۲ تک معرفت دفتر روزگار بنام ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایگریکلچر لاہور ڈویژن لاہور۔ ۱۰۳ فیروز پور روڈ۔ انٹرویو ۱۶-۱۱-۶۲ کو ۹½ بجے۔ (اپ ٹو ڈیٹ ۳۰-۱۰-۶۲)

۳۔ ایف ایس سی پاس نوجوانوں کے لئے نادر موقعہ:-

مستقل کمیشن پاکستان نیوی۔ ایگزیکٹو و سپلائی برانچز۔ امتحان داخلہ ۳ تا ۵ دسمبر ۶۲ء کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ شرائط:- انٹرمیڈیٹ (فزکس و ریاضی) یا سینیئر کیمبرج (سائنس و ریاضی) تاریخ پیدائش ۲-۱-۴۴ و ۱-۱-۴۳ کے درمیان غیر شادی شدہ۔ فارم ایجوکیشن ڈائریکٹریٹ نیول ہیڈ کوارٹرس کراچی سے یا ایجنیر برانچ جنرل ہیڈ کوارٹرس راولپنڈی سے یا کسی دفتر بھرتی (آرمی یا نیوی) سے لیں۔ درخواستیں ۱۴-۱۱-۶۲ تک (اپ ٹو ڈیٹ ۳۰-۱۰-۶۲)

(ناظر تعلیم)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کریں۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۲۹۶ - محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب لاہور۔	۳۰۰ روپے
۲۹۷ - مکرم حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ شہر۔ (اس کے علاوہ ۵۰۰/- روپیہ آئندہ تعمیر ہونے والی مسجد کیلئے عطا فرمایا ہے)	۵۰۰ "
۲۹۸ - مکرم چوہدری رحمت علی صاحب مسلم ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج سرگودھا۔	۲۰۰ "
۲۹۹ - " الحاج خان محمد صفدر خان صاحب درانی سرخشی ضلع پشاور	۳۰۰ "
۳۰۰ - " شیخ محمد شریف صاحب مرحوم سمن آباد لاہور۔ بذریعہ بیگم صاحبہ مکرم شیخ صاحب مرحوم	۳۰۰ "
۳۰۱ - مکرم ایم۔ اے خان صاحب سیکشن آفیسر سمن آباد لاہور۔	۳۰۰ "
۳۰۲ - " چوہدری نور محمد صاحب ۱۵۶ سرکلر روڈ مظفر گڑھ	۳۰۰ "
۳۰۳ - " کیپٹن عبدالسلام صاحب سیالکوٹ چھاؤنی منجانب ماموں جان مکرم عبدالعزیز صاحب مرحوم	۳۰۰ "
۳۰۴ - " سید محمود احمد صاحب ملکانی محل فریر روڈ کراچی۔	۳۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

- خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ایم اے کی اہلیہ صاحبہ بیمار رہتی ہیں۔ - اہلیہ صاحبہ چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ کی والدہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب ضعف اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ - رشید احمد صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی ہمشیرہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرماویں۔

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے نئی عمارات کی تعمیر

احباب جماعت کی خدمت میں ایک نہایت ضروری اپیل

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا (حضرت مسیح موعودؑ)

مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ ربوہ

احباب جماعت "الفضل" میں یہ مسرت انگیز اطلاع پڑھ چکے ہوں گے کہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ہاتھوں ۸ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں جدید لنگر خانہ کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اور نصرت گرلز پرائمری سکول کی وسیع عمارت جو ۱۹۶۲ء میں تیار ہوئی تھی لنگر خانہ کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے اور اب اس وسیع عمارت کے سات کمروں کو رہائش گاہوں میں منتقل کرنے کے علاوہ اس میں باورچی خانہ اور سٹور اور کھانے کا ہال تعمیر ہونے والا ہے یہ نئی عمارت چار پانچ ہزار مربع فٹ کے رقبہ پر محیط ہوگی (پوری عمارت کا مجموعی رقبہ پندرہ سولہ ہزار مربع فٹ بن جائے گا) انشاء اللہ العزیز۔

یہ حصہ مکمل ہوتے ہی نقشہ کے مطابق باقی عمارت کی بھی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔ ظاہر ہے کہ یہ سارا کام بھاری اخراجات چاہتا ہے نیز ضرورت کا تقاضا ہے کہ اسے جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے اور یہ مرکزی ادارہ جس کی حقیقی بنیاد خود امام الزمان سیدنا و مرشدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے آج سے قریباً پون صدی پیشتر رکھی تھی اور جسے "فتح اسلام" کا اہم شاخ قرار دیا تھا اپنی پوری شان کے ساتھ تعمیر ہو اور اس کی برکات وسیع سے وسیع تر ہو جائیں۔

اس سلسلہ میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں "تعمیر لنگر خانہ" کی نئی مد کھول دی گئی ہے جماعت کے مخیر اور سربرآوردہ احباب سے خصوصاً اور دوسرے احباب سلسلہ سے عموماً اپیل ہے کہ وہ اس مقدس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ان ابدی آسمانی انوار و فیوض سے بہرہ ور ہوں۔ جو اس یادگاری ادارہ کے ساتھ ازل سے وابستہ ہیں!

ضروری اہم خبروں کا خلاصہ

مکہ معظمہ: مکہ معظمہ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ سعود فرمانروائے نجد و حجاز کی جگہ ولی عہد شہزادہ فیصل کو نجد و حجاز کا بادشاہ بنا دیا گیا ہے۔
الکم محل میں علماء امراء اور ممتاز شہریوں نے ۵۸ سالہ نئے شاہ نجد و حجاز کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا۔ مکہ معظمہ ریڈیو پر شیخ جمیل جمیلال وزیر امور اطلاعات نے ایک بیان نشر کرتے ہوئے بتایا کہ شاہ سعود کی جگہ شہزادہ فیصل کو بادشاہ بنانے کا فیصلہ مجلس وزراء اور مشاورتی کونسل نے کیا تھا۔

راولپنڈی ۳ نومبر۔ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کے تیسرے دن راولپنڈی ڈویژن کے ۳۸۹ یونٹوں میں پولنگ ہوا۔ پاکستان مسلم لیگ کا دعویٰ ہے کہ اس نے ان ۳۸۹ نشستوں میں سے ۳۷۰ جیت لی ہیں کیمبل پور میں ۷۶ یونٹوں کا پولنگ ہوا۔ پاکستان مسلم لیگ کا دعویٰ ہے کہ اس نے کیمبل پور کی تمام نشستیں جیت لی ہیں۔ ضلع گجرات میں ۱۳۲ میں سے ۱۲۶ نشستیں ضلع جہلم میں ۸۷ میں سے ۷۵ نشستیں اور ضلع راولپنڈی میں ۱۱۲ میں سے ایک سو نشستیں پاکستانی مسلم لیگ نے جیت لی ہیں۔

کوئٹہ ۳ نومبر۔ کوئٹہ اور قلات کے علاقوں میں انتخابات زور شور سے جاری ہیں۔ ہر جگہ لوگ بڑی تعداد میں ووٹ ڈال رہے ہیں ووٹروں نے اپنے مخالف مسلمان امیدواروں کو ہرا دیا۔

کوئٹہ ۳ اکتوبر۔ ضلع ژوب کے قبائلی علاقہ میں ۸۲ حلقوں میں انتخاب ہو چکا ہے جیتنے والوں میں سابق صوبائی نائب وزیر محمد خان منڈوخیل اور ڈویژنل کونسل کے چار ارکان شامل ہیں کوئٹہ میں جماعت اسلامی کے تین ممتاز ارکان "قاضی دوست محمد امیر ڈویژنل جماعت اسلامی مولوی عبدالحمید خان سابق امیر اور عبدالحمید مہر امیر جماعت اسلامی کوئٹہ" کو انفیس مسلم لیگی امیدواروں۔ مرزا بشیر احمد میاں عبدالحمید اور حاجی فضیح الحق نے شکست دی۔

اوکاڑہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ
احمدیہ کلاتھ ہاؤس
ریل بازار اوکاڑہ
سے حاصل کریں (مینیجر)

ضروری اعلان

بل ماہ اکتوبر ۱۹۶۴ء

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقم ۱۰ نومبر ۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ نومبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی

(مینیجر)

ھو الشافی

ذاتی یقین دہانی

ربوہ سے ایجاد ہونے والی بچوں کی مشہور دوا "بے بی ٹانک" اور سردی سے پیدا ہونیوالی ہر مرض کی دوا "کیوریٹو" وغیرہ کا جو معیار آپ کے علم اور تجربہ کے مطابق ہے ہم نے لاہور سے ایجاد ہونے والی اپنی جدید ادویات مثلاً "اینٹی پائیوریا" (گوشت خورہ دانتوں کی دوا) "اینٹی کیریز" (دانتوں کے گھن کی دوا) "توتھ کیور" (دانت درد کی دوا) اور "پینیر کیور" (جوڑوں کے درد کی دوا) وغیرہ کی تیاری میں بھی اسی معیار کو مدنظر رکھا ہے اور اب یہ تمام مجرب ادویہ پاکستان کے مختلف شہروں کے "کیوریٹو سنٹرز" سے مل سکتی ہیں جن میں سے سب سے اہم لاہور کیوریٹو سنٹر نمبر ۱ ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ دی مال" ہے۔

خاکسار ڈاکٹر راجہ ظفر ہومیو۔ موجد کیوریٹو سسٹم۔ انچارج ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ و کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر۔ لاہور۔

اکسیر اولادِ نرینہ اولادِ نرینہ کیلئے مجرب دوا قیمت مکمل کورس ۱۵/ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔

خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہ دھرنے والے کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اہم ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے حضور نے اس امر کو بار بار واضح فرمایا ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں ہر فرد جماعت کا شامل ہونا ضروری ہے ذیل میں حضور ایدہ اللہ کے بعض ارشادات ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں جن میں حضور نے تحریک جدید میں شمولیت پر روشنی ڈالی ہے

حضور فرماتے ہیں:۔

۱۔ "ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بغیر قربانیوں کے اور بغیر منہاج نبوت پر چلنے کے وہ دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو ان سے زیادہ پاگل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

(تقریر حضرت امیر المومنین در مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۸ء رپورٹ مجلس مشاورت صفحہ ۱۳)

(۲) "یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لحظہ اپنی بیویوں اور اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے۔ اور میں اس کے لئے تیار ہوں، ایک عورت سے اگر پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے"

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی در مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۸ء۔ رپورٹ مجلس مشاورت صفحہ ۱۳۸)

(۳) "گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔ ... میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جاتا ہے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

(۴) "ہم توحید بھی کوئی بات کہیں گے محبت اور پیار سے ہی کہیں گے۔ اور اگر اس سے کوئی یہ استدلال کرتا ہے کہ حکم نہیں تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ احکام دینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے اور نہ ہی ہم ایسے احکام کے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگ جو حکم تلاش کرتے ہیں وہ اس جماعت میں داخلہ سے کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے جو محبت کے تعلق کو قائم رکھے اور یہ نہ دیکھے کہ کوئی بات حکماً کہی گئی ہے یا نہیں بلکہ صرف یہ دیکھے کہ جس سے پیار ہے اس کی بات کو وزن دینا ضروری ہے اور اس کے نقش قدم پر چلنا لازمی ہے"

(خطبہ جمعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۴ء الفضل جلد ۳۲ نمبر ۲۹)

(۵) "خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے ... کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۷ء)

نئے سال کی مجلس عاملہ مرکزیہ

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس کی سفارش پر ۶۵-۱۹۶۴ء کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ کے مندرجہ ذیل عہدیداران مقرر فرمائے ہیں:۔

۱۔ نائب صدر	مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۲۔ معتمد	مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب
۳۔ مہتمم تربیت	مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر
۴۔ " خدمت خلق	مکرم محمد اسلم صاحب فاروقی
۵۔ " مال	مکرم پروفیسر حمید اللہ صاحب
۶۔ " وقار عمل	مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود
۷۔ " اصلاح وارشاد	مکرم مرزا انس احمد صاحب
۸۔ " صنعت و تجارت	مکرم قاضی مبارک احمد صاحب انصاری
۹۔ " عمومی	مکرم سید داؤد احمد صاحب
۱۰۔ " تحریک جدید و وقف جدید	مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب
۱۱۔ " اشاعت	مکرم پروفیسر عبدالشکور صاحب اسلم
۱۲۔ " تجنید	مکرم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی
۱۳۔ " صحت جسمانی	مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۱۴۔ " تعلیم	مکرم قریشی نورالحق صاحب تنویر
۱۵ " مجالس بیرون	مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب
۱۶ " اطفال	مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر
۱۷ " مقامی	مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب
۱۸ محاسب	مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب

انصار اللہ کا دسواں سالانہ مرکزی اجتماع

۱۳-۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۳، ۱۴، ۱۵ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ احباب اس میں کثرت سے شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

سکول ورکشاپ کیلئے ایک ورکشاپ انسٹرکٹر اور ایک اسسٹنٹ انسٹرکٹر کی جلد ضرورت ہے ورکشاپ میں لکڑی لوہا اور بجلی کا کام سکھلانا ہوگا سندیافتہ اصحاب فوراً درخواستیں بھجوا دیں۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴